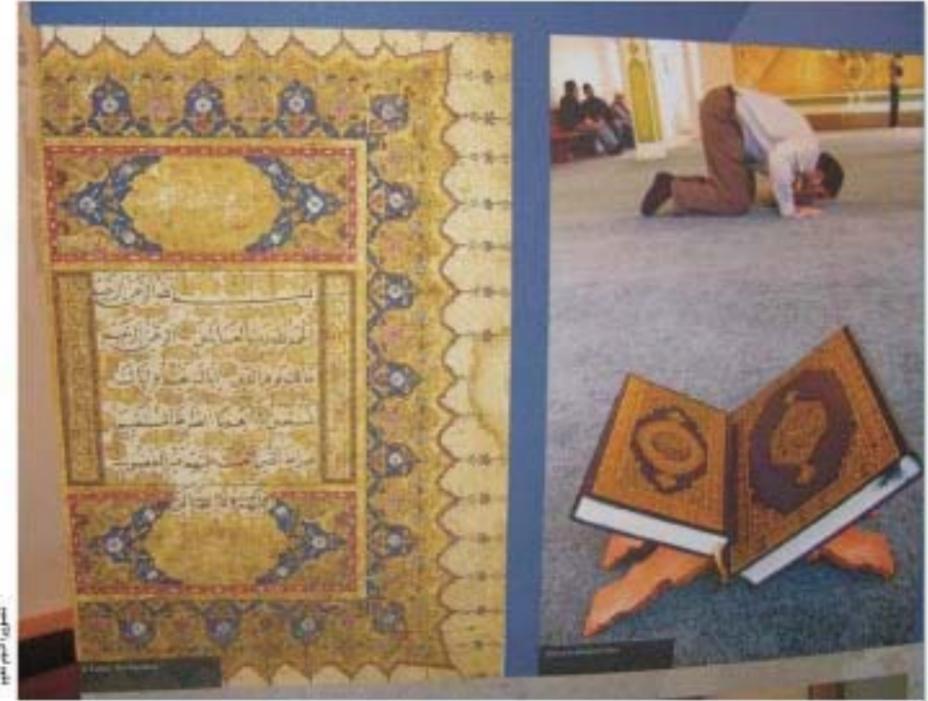




تصویر: سید عابد



تصویر: نسیم امجد

بلڈنگ اسلامان ڈیٹرائٹ  
امریکی مسلمانوں کی زندگی  
کا ایک مرقع ہے جس کی ان  
دنوں ہندوستان کے مختلف  
شہروں میں بالترتیب نمائش  
کی جا رہی ہے۔

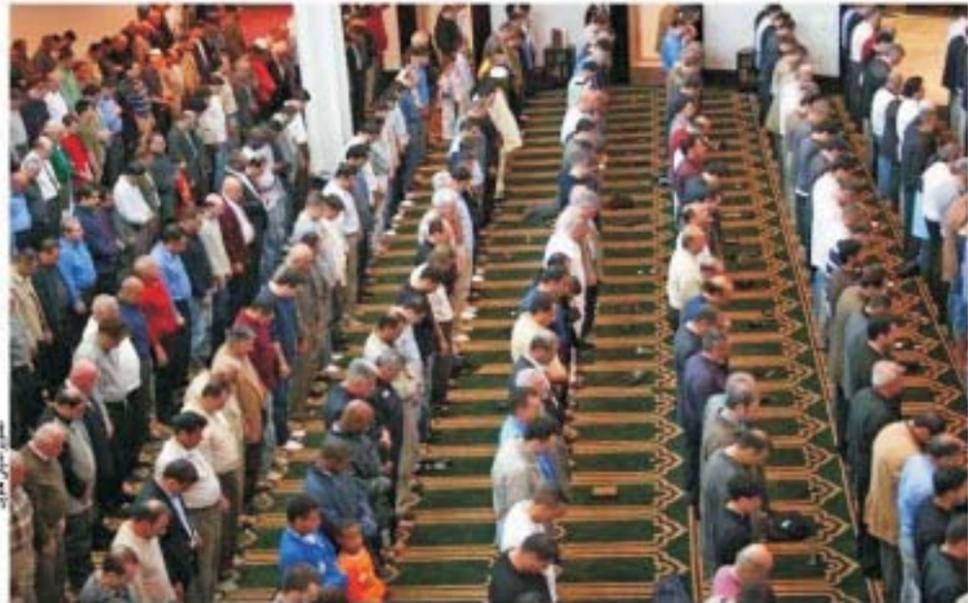
# امریکی مسلمانوں کی زندگی کا ایک مرقع

انجم نعیم

تاریخی جائزہ اور بالخصوص علیجاہ محمد کے فرقہ وی ٹیشن آف اسلام کا تاریخی حوالہ پیش کیا گیا ہے۔ تیسرا گوشہ عبادت سے متعلق ہے جس میں تصویروں کے ذریعہ یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ مسلمان کس طرح عبادت کرتے ہیں عبادت کے لئے کیسے منادی (اذان) کی جاتی ہے نماز کے اوقات کیا ہیں وغیرہ وغیرہ۔ کیورٹریٹلی ہاؤس کہتی ہیں ”ممکن ہے مسلم ممالک میں اسلامی عبادت کی ان تفصیلات کی وہ اہمیت نہ ہو لیکن ہمیں چونکہ امریکی معاشرے میں اسے پیش کرنا تھا اس لئے اس پر خاص توجہ دی گئی اور امید کے مطابق عام امریکی نوجوانوں نے اسے بہت مفید مطلب قرار دیا۔“ اسلامی تعمیرات کے عنوان سے مسجدیں اس کا اندرونی انتظام مسجد سے ملنے کا نام نوجوانوں کے لئے کھیل کود کی جگہ سماجی تقریبات کے لئے موجود تنگ پٹیاں ہال اور باورچی خانوں کے نظام کی تفصیلات پیش کی گئی ہیں۔ ساتھ ہی ایک دوسرے پتیل کے ذریعہ امریکی مسلمانوں کی سماجی زندگی کی تقریبات و مصروفیات کو مزید بڑھتی تصویروں کے ذریعہ بہت موثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ایک پتیل ڈیٹرائٹ کی ان ۶ تاریخی اور بڑی مسجدوں کے تفصیلی معلومات پر مشتمل ہے جو مختلف اسلامی عقیدوں اور نسلی گروہوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔

اوپر: اسلام یونیٹی سینٹر کے اندرونی حصے میں اسلامی نقاشی میں مصروف ایک لڑکی۔  
اوپر دائیں: جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی میں منعقدہ نمائش میں لگایا گیا ایک پینٹل۔  
نیچے: اسلامک سینٹر آف امریکہ، مشی گن میں نماز ادا کرتے ہوئے نمازی۔

تجربے میں اوروں کو بھی شریک کر رہے ہیں۔“ اس نمائش کے مختلف گوشے ہیں جنہیں مختلف پونٹوں میں پیش کیا گیا ہے اور ہر گوشے کو ایک الگ موضوع دیا گیا ہے۔ تعارفی پتیل میں نمائش کا تعارف نقشہ جات اور ان لوگوں کے ناموں کی فہرست پیش کی گئی ہے جو اس پروجیکٹ میں شریک تھے۔ اس کے ساتھ ہی دوسرے پتیل میں ڈیٹرائٹ میں اسلام کی آمد کا ایک مختصر

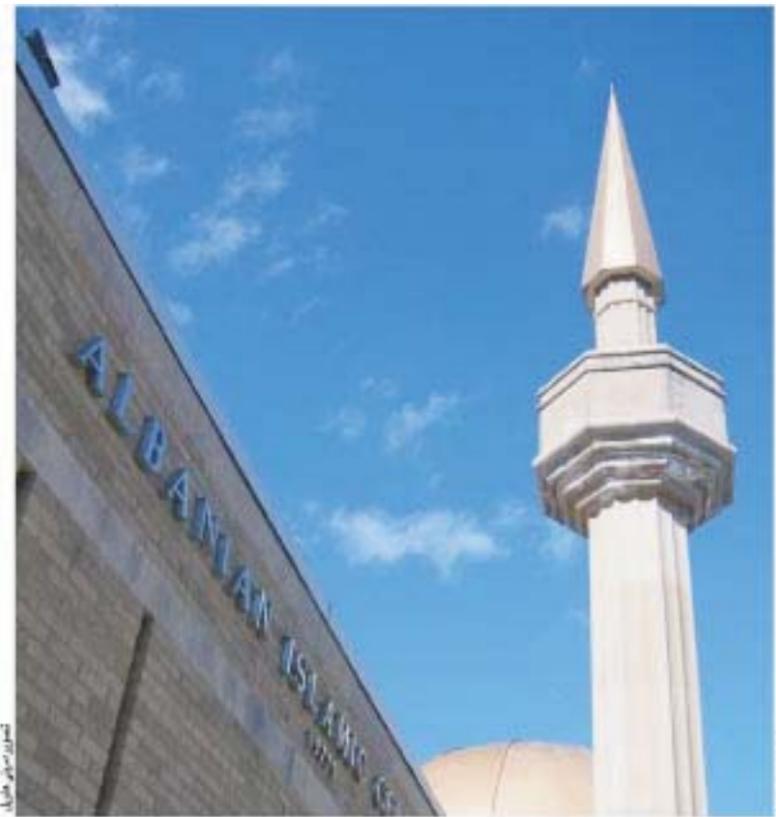


تصویر: سید عابد

کاری ہوئی رہی اور مواد میں اضافہ ہوتا رہا۔ اس کے بعد ۲۰۰۰ میں باروڈا یونیورسٹی اور اسلامک سینٹر آف امریکہ ڈیٹرائٹ میں اس کی نمائش نسبتاً بڑے پیمانے پر ہوئی۔ پھر امریکہ سے باہر نمائشوں کا سلسلہ شروع ہوا اور انتھونی اور پاکستان کے بعد ان دنوں یہ نمائش ہندوستان کے مختلف شہروں میں بالترتیب پیش کی جا رہی ہے۔ اس کے اگلے پڑاؤ میں، سوڈان اور تنزانیہ ہیں۔ ہندوستان کے مختلف شہروں میں اس نمائش کا اہتمام امریکی سفارت خانے کے شعبہ امور ثقافت نے کیا ہے۔ اس سوال پر کہ یہ نمائش تو امریکی ناظرین کے لئے تیار کی گئی تھی پھر ہندوستان میں اس کی پیشکش کی کیا معنویت ہے؟ کے جواب میں سفارت خانے کے معاون کچلر افسر پیٹریاے آکزن آؤر کہتے ہیں کہ ”ہم مختلف النوع ثقافتی اور مذہبی تناظر رکھنے والے لوگوں سے مل جاتے اور ان کو خوش آمدید کہنے کی اپنی تاریخ پر نازاں ہیں۔ یہ وہ قدر ہے جو ہمارے اور ہندوستان کے درمیان مشترک ہے۔ اس نمائش سے اعزاز ہوتا ہے کہ امریکی مسلمانوں کی ایک کمیونٹی اپنے عقیدے اور روایت کے ساتھ کس طرح زندگی گزارتی ہے اور کس طرح یہ امریکہ کو اپنے اس سرمانے سے مالا مال کر رہی ہے۔ ہم اپنے

آبادی میں مرکوز ہوئی حالانکہ اب حالات میں تبدیلی آچکی ہے اور اب دوسرے شہروں میں بھی صورت حال زیادہ مختلف نہیں ہے لیکن جو خصوصیت اس علاقہ کو حاصل ہے اس کی اپنی ایک خاص اہمیت ہے۔“ امریکہ میں مسلمانوں کے تاریخی حوالے میں ڈیٹرائٹ کو ایک خصوصی اور نمایاں مقام حاصل ہے۔ شروع سے ہی تجارتی اہمیت رکھنے والے اس شہر میں مسلمانوں کی آمد کی ابتدا ۱۸۹۰ میں ترکی سے آنے والے تاجرین سے ہوئی اور یورپ، مشرق وسطیٰ اور افریقی ممالک سے آئے ہوئے مسلمانوں کی جلد ہی اتنی تعداد ہوئی کہ ۱۹۲۰ میں ہائی لینڈ پارک میں امریکہ کی پہلی مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔ آج ڈیٹرائٹ میں مختلف زبان بولنے والے ۱,۵۰,۰۰۰ مختلف نسل مسلمانوں کی پورے شہر میں ۵۳ خوبصورت اور کشادہ مسجدیں موجود ہیں۔ معاشی سطح پر متحمل اس مسلم آبادی کے لئے یہ مسجدیں صرف عبادت گاہ کی ہی حیثیت نہیں رکھتی ہیں بلکہ یہ ان کے سماجی رابطے اور اجتماعی کوششوں کو بھی پلیٹ فارم فراہم کرتی ہیں۔ پروجیکٹ کی تیاری کے بعد اس کی پہلی نمائش ۲۰۰۵ میں یونیورسٹی آف مشی گن میں کی گئی اور اس کے بعد اس کی مستقل جدید

یونیورسٹی آف مشی گن کے سات طلبہ کی ریگمن سرائی ڈیپارٹمنٹ کی ریسرچ فنڈ اور یونیورسٹی کے ڈیجیٹل لیب ڈیپارٹمنٹ کی میڈیا کونسل کے تعاون سے ملٹی میڈیا فارمیٹ میں تیار کی گئی ”بلڈنگ اسلام ان ڈیٹرائٹ“ مختص ایک تصویریں نمائش نہیں ہے بلکہ امریکہ کے ملٹی کچر سوسائٹی میں رچ بس جانے والے لاکھوں مسلمانوں کی معاشرتی زندگی کا ایک منظر نامہ ہے۔ تناظر ڈیٹرائٹ کا ہے لیکن اس میں پورے امریکہ کی تصویر چمکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ”کیا ڈیٹرائٹ میں اسلام کے حوالے سے اس نمائش کے ذریعہ امریکہ میں اسلام کی صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کی جا سکتی ہے؟“ کے جواب میں یونیورسٹی آف مشی گن کے شعبہ پروگرام ان امریکن کچلر سے وابستہ اس نمائش کی کیورٹریٹلی ہاؤس کہتی ہیں کہ ”ڈیٹرائٹ کی مسلم کمیونٹی کو بعض معاملات میں دوسری جگہوں سے فوقیت حاصل ہے۔ امریکہ کی پہلی مسجد یہیں تعمیر ہوئی۔ یہیں ۱۹۳۰ میں ویسٹ فرڈم کے ہاتھوں دی ٹیشن آف اسلام کا قیام عمل میں آیا جسے ان کے پہلے خلیفہ علیجاہ محمد کی کوششوں سے سپاہ فام لوگوں میں کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔ دنیا کے مختلف النوع نسل کے مسلمانوں کی سب سے پہلے بڑی



شریک کیوریاٹور یوٹریڈ کا اس بات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں ”ہمارے پروجیکٹ نے اس پروس کو زیادہ اہمیت کے لائق بنا دیا ہے۔ یہ نمائش جیسے دوسرے ملکوں کا سطر کرتی جا رہی ہے اس کے بنیادی پیغام میں نئے نئے سیاسی مفاہم جڑتے جا رہے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ ہمارے ناظرین اس حقیقت کو محسوس کریں گے کہ صرف اختتامی مسائل اور فقدان اعتبار ہی وہ موضوعات نہیں ہیں جو ہمارے تعلقات کے لئے بنیادی بنیاد نہیں۔ تاریخ کی گواہی ہمارے ساتھ ہے۔“

ڈیپارٹمنٹ ”مشینی گن کے بین انٹیمٹیو نیورٹی کے اسلامک اینڈ مل ایسٹ اسٹڈیز میں لیکچرار اور ای نیورٹی میں مسلم لائف ان امریکہ کے موضوع پر اپنی ایچ ڈی کا مقالہ مکمل کر رہے سعید خان کا اس سوال پر کہ اس تصویر نمائش نے کیا اثرات مرتب کئے کہنا تھا کہ ”مٹی میڈیا فارمیٹ میں بننے والی پروجیکٹ نے اس میں پوشیدہ پیغام کی ترسیل میں اس سے کہیں زیادہ کامیابی حاصل کی جو کئی تقریروں سے بھی ممکن نہیں تھا۔ لوگوں نے نہایت موثر انداز سے پیش کی گئی تصویروں اور اس کے ساتھ پیش کی گئی معلومات کو کافی مثبت طور پر اپنا۔“

بچانے پر پیش کیا جاسکے اس کے لئے ہماری کوششیں جاری ہیں۔“ اس نمائش کے ذریعہ آپ جو پیغام دینا چاہتی تھیں اس میں آپ کو کتنی کامیابی ملی۔“ کے جواب میں ہاویل کہتی ہیں ”اس اصل نمائش کو اس وقت دوسرے ملکوں میں پیش کیا جا رہا ہے اس کے علاوہ ہم نے اس کی دوسری نقل بھی تیار کر لی ہے جس کی پیشکش ہم ان دنوں امریکہ کے مختلف کالج کمپوس میں کر رہے ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ کی بعض مسلم تنظیمیں بھی مقامی لوگوں کے لئے اس نمائش کا اہتمام کر رہی ہیں۔ اس پروجیکٹ کو یہ مقبولیت حاصل ہوگی ہم نے اس کا اندازہ بھی نہیں لگایا تھا اور ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے اس چھوٹے سے کام نے امریکیوں ”امریکی مسلمانوں اور دنیا کے مختلف حصوں کے اتنی بڑی تعداد میں ناظرین کو اسلامی اور امریکی قدروں کی تعظیم کرانے کا فریضہ انجام دیا۔ عام حالات میں ایک ہی ساتھ اتنی معلومات مہیا کرانا آسان نہیں ہوتا لیکن ہمیں خوشی ہے کہ ہماری اس نمائش نے لوگوں کو یہ یاد دہا کر دیا کہ ڈیپارٹمنٹ کے مسلم کافی فعال ہیں جنہیں اپنے مذہبی عقیدے سے بے انتہا لگاؤ ہے اور جو امریکی معاشرے میں اس کو مقام دلانے میں سرگرم عمل ہیں۔“

بعض ایسے مسلمانوں کو جو مختلف عقیدوں سے تعلق رکھتے ہیں کہتے ہوئے سنا کہ یہاں تو اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے کی اتنی آزادی حاصل ہے جتنی ہمارے ملک میں بھی نہیں ہے۔“

ظاہر ہے کہ اس نمائش نے مختلف مکتبوں کے حوصلے کو کافی مہمیز عطا کیا ہے تو کیا اب وہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ نمائش جو صرف ڈیپارٹمنٹ کی مسلم زندگی کی پیشکش تک ہی جو محصور تھی اس کا دائرہ بڑھا کر پورے امریکہ تک پھیلا دیا جائے تاکہ امریکہ میں مسلمانوں کی تہذیبی زندگی کا ایک زیادہ وسیع کیموس پر پھیلا ہوا مرقع پیش کیا جاسکے۔ اس سوال کے جواب میں یونیورسٹی آف مشینی گن کے ڈپارٹمنٹ آف انٹروپالوجی سے وابستہ ”شریک کیوریاٹور یوٹریڈ شریاک کہتے ہیں ”ہمیں تو اس کی بڑی خواہش ہے لیکن نہ تو ہمارے پاس اس وقت اتنی رقم موجود ہے اور نہ ہی اتنے بڑے پیمانے پر کام کرنے والے ایسے اہل لوگ جو اس پروجیکٹ کو ہاتھ میں لے سکیں۔ ہماری خواہش ہے کہ کچھ ایسے لوگ مل جائیں جن کے ساتھ شریاک ہو کر اس وسیع کام کو انجام دیا جاسکے۔ ویسے مستقبل میں اس نمائش کو مزید معلومات کے ساتھ زیادہ بڑے

دونوں ایک ساتھ ہی نماز ادا کر رہے ہیں یہ بعض لوگوں کے لئے ہائیک نٹی بات تھی اس پر کافی مثبت تاثرات سامنے آئے۔“

جان ایون کے بعد اسلام اور مسلمانوں کی طرز زندگی کے متعلق زیادہ سے زیادہ جاننے کی خواہش صرف امریکی عوام میں ہی پیدا نہیں ہوئی ہے بلکہ امریکہ سے باہر اور خاص طور پر مسلم ممالک میں بھی امریکی معاشرے اور اس میں مسلمانوں کی حصہ داری کے متعلق جاننے کی خصوصی دلچسپی پائی جاتی ہے۔ بعض حقائق جو اب تک پردے میں تھے اور ان پر معلوماتی مواد آسانی سے دستیاب نہیں تھے بڑی تعداد میں ان موضوعات پر کتابوں کی اشاعت ڈاکومنٹری کی تیاری یونیورسٹیوں میں تحقیقی کاموں اور حکومت امریکہ کے ذریعہ چلائے جانے والے وزیٹرز پروگراموں نے اس سلسلے میں کافی آسانیاں پیدا کی ہیں۔ ہاویل کہتی ہیں کہ ”لوگ امریکہ کی مسجدوں کی سوشل لائف کو پرکھنے کا پتہ نہیں کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کے ملک میں بھی مسجدوں کا یہ کردار ہو۔ امریکہ سے باہر کے ناظرین کو اس پر بھی توجہ دینا ہے کہ امریکہ میں مسلمانوں کو اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے کی اتنی آزادی حاصل ہے۔ خود امریکہ میں میں نے

کے سلسلے میں لوگوں کے احساسات کا ذکر کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ”جب ہم نے اس نمائش کو یہاں مشینی گن میں پیش کیا تو لوگوں کے تاثرات کافی مثبت تھے۔ خود ڈیپارٹمنٹ کے بہت سے مسلمانوں کو نہیں پتا تھا کہ یہاں اتنی مسجدیں ہیں اور نہ ان کو یہ معلوم تھا کہ یہ مسجدیں اندر سے کس کی تھیں اور یہاں کیا کیا انتظامات ہیں اور وہ ایک دوسرے سے کتنی مشترک ہیں۔“ اس نمائش کی داد صرف مسلمانوں سے ہی نہیں ملی بلکہ بقول ہاویل ”غیر مسلم بھی کافی متاثر ہوئے اور انہیں حیرت بھی ہوئی کہ ڈیپارٹمنٹ کی یہ مسجدیں گر جا گھروں سے کس قدر مشابہ ہیں۔ اور انہیں یہ معلوم کر کے حیرت ہو رہی تھی کہ امریکہ سے اسلام کا تعلق کتنا گہرا اور کتنا قدیم ہے۔“

اپنی اس کامیابی پر ایک گونہ انسان کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ مزید کہتی ہیں ”عمومی طور پر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اس نمائش نے امریکی مسلمانوں اور غیر مسلموں کو یہ سمجھنے میں مدد کی ہے کہ یہ ادارے کیسے ہیں اور کیا خدمات انجام دے رہے ہیں۔ نیز مسلمانوں کی آنے والی نسلوں کے لئے معلومات حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہیں اور ان غیر مسلموں کے لئے صحیح معلومات کی فراہمی کی کوشش ہے جو ان دنوں امریکہ میں اسلام کے متعلق پھیلائی گئی غلط فہمیوں کا شکار ہیں۔“

علاوہ برائیں ایک جیتل میڈیا سے متعلق مسلمانوں کی خدمات کے سلسلے میں بھی پیش کیا گیا ہے۔ پوری کوشش کی گئی ہے کہ تصویروں اور پیش کی گئی معلومات کے ذریعہ ایک جدید معاشرے میں ایک مذہبی اور تہذیبی اکانٹی کی زندگی کے شب و روز کو پیش کر دیا جائے۔

”اس پروجیکٹ کے ذریعہ اس سے جڑے ہوئے لوگ جو پیغام پہنچانا چاہتے تھے یہاں میں انہیں کامیابی ملی اور اگر ملی تو وہ کامیابی کیا واقعی قابل ذکر بھی ہے؟“ کے جواب میں شہر میں داد دی ہو رہی ہے اور جماعت کی انتظامیہ سے وابستہ اور پرائیویٹ سیکشنل ہیلتھ انشورنس اینڈ کیئر آرگنائزیشن بلیو کاس بلیو شیلڈ سے مشمل میڈیکل سوشل ورکر اور متحرک سماجی شخصیت ۵۸ سالہ نسیم کپاڈیا کہتی ہیں کہ ”دیکھئے روم ایک دن میں نہیں بن گیا تھا۔ اسلام موجودہ دور میں شہادت میں گھرا ایک مذہب ہے اور اس کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنے میں اس پروجیکٹ اور اس نوع کی دوسری کوششوں سے بہت ہی مدد ملے گی۔ ایک دوسرے کو برداشت کرنے ایک دوسرے کو قریب سے سمجھنے اور امن کا پیغام پیش کرنے کی کوششیں ہی دراصل ہمارے معاشرے کو ایک مثالی معاشرہ بنا سکتی ہیں۔“ نسیم کپاڈیا جن کے بیٹے افضل کپاڈیا اس پروجیکٹ کے ساسی رکن ہیں پر جوش انداز میں کہتی ہیں کہ ”انہیں سب سے زیادہ خوشی ہے کہ اس پروجیکٹ کو اس قدر کامیاب بنانے میں جن لوگوں نے بے حد محنت اور لگن سے کام کیا ہے ان میں نمایاں لوگ تان مسلم امریکی ہیں۔“

”کیا ڈیپارٹمنٹ میں اسلام کے حوالے سے اس نمائش کے ذریعہ امریکہ میں اسلام کی صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کی جاسکتی ہے؟“ کے جواب میں یونیورسٹی آف مشینی گن کے شعبہ پروگرام ان امریکن لیجر سے وابستہ اس نمائش کی کیوریاٹور ہاویل اس نمائش

اوپر: اسلامک سینٹر آف امریکہ، مشی گن میں چھوٹے بچوں کو قرآن کی تدریس۔  
 اوپر درمیان میں: ہارڈی ووڈس، مشی گن میں اہل خانہ کی سہولتوں کے ذریعہ قائد امام وھی اسٹیبل کا تصویر شدہ اہل خانہ اسلامک سینٹر۔  
 اوپر دائیں: اسلامک سینٹر آف امریکہ، مشی گن کی مسجد کا گنبد۔  
 دائیں: اجتماع ملیہ اسلامیہ نیشنل ڈیپارٹمنٹ میں منعقدہ نمائش ”بلڈنگ اسلام ان ڈیپارٹمنٹ“ کی افتتاحی تقریب میں جامعہ کے وائس چانسلر شیخ الحسن اور امریکی سفارتخانہ کے ناظم الامور اسٹیوین جی۔ وہلٹن۔



ہندوستان میں نمائش	
جولائی ۲۰۱۱	امریکن سینٹر، کولکاتا
جولائی ۱۳	ارنو ٹیکنیسی، ایوب گراؤ اسکول، امارت شریعہ، پٹنہ
جولائی ۲۵، ۲۶	جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی
اگست ۹، ۱۰	برہمنی کالج، ممبئی
اگست ۲۰، ۱۸	اورنگ آباد کالج فار ویمن، اورنگ آباد
اگست ۲۹، ۲۷	تریوندرم
ستمبر ۶، ۳	کالی کٹ